19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک 26 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:

1۔ انرجی 2۔ قانون و پارلیمانی امور

بروز پیر مورخہ 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

چنیوٹ / فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی نہر پر پاور پلانٹ کی تنصیب کا مسئلہ

*2178: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی ڈھینگڑو نہر سال کے 12 مہینے چلنے والی نہر ہے اور اس کا پانی پوری طاقت سے بہتا رہتا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ نہر پر بجلی پیدا کرنے والا پاور پلانٹ نصب کیا جا سکتا ہے کیا اس کی فیزی بیلٹی رپورٹ تیار کروائی گئی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نہر پر پاور پلانٹ نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر انرجی

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی ڈھینگڑو نہر سال کے 12 مہینے چلنے والی نہر ہے اور اس کا پانی پوری طاقت سے بہتا رہتا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ اس نہر کو ایک (1) چھوٹے پن بجلی کے منصوبہ کی تعمیر کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ برجی نمبر 000+69 پر 1.8 میگاواٹ بجلی کے منصوبہ کی تعمیر کے لیے میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو لیٹر آف انٹرسٹ (خط دلچسپی) جاری کیا جا چکا ہے۔ میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے فیزی بیلٹی رپورٹ تیار کر لی ہے اور ٹیرف حاصل کرنے کے لیے نیپرا میں درخواست دائر کر دی ہے۔ اس منصوبہ کے لیے جنریشن لائسنس نیپرا سے جاری ہو چکا ہے۔ میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی طرف سے مالی انتظامات کے بعد منصوبہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) حکومت کا اس نہر پر پاور پلانٹ لگانے کا ارادہ نہیں ہے، ویسے بھی نجی شعبے کو ایسے منصوبوں کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2014)

بروز پیر مورخہ 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

صوبہ میں نہروں پر بجلی پیدا کرنے کے لئے لگائے گئے پلانٹس کی تفصیلات

*2308: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 13-2012ء میں حکومت پنجاب نے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے اشتراک سے بجلی پیدا کرنے کے لئے نہروں پر پلانٹس نصب کئے ہیں ان کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) ان پلانٹس سے حکومت پنجاب کتنے میگاواٹ بجلی پیدا کر سکتی ہے، آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 23 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر انرجی

(الف) حکومت پنجاب ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پراجیکٹ	استعداد	تاریخ تکمیل
1۔ مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ	15-05-2015
2۔ پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ	15-03-2015
3۔ چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ	08-02-2015
4۔ ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ	27-08-2015

(ب) پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔

مزید براں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 نومبر 2014)</u>

بروز پیر مورخہ 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>صوبہ میں توانائی پیدا کرنے والے منصوبوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2950: <u>محترمہ سعدیہ سہیل رانا:</u> کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب حکومت نے توانائی پیدا کرنے کے لئے کون کون سے منصوبے شروع کئے ہیں اور یہ کب مکمل ہوں گے؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ منصوبے کن مقامات پر شروع کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبوں کے لئے کسی مالیاتی ادارے سے قرضہ لیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 08 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 27 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر انرجی

(الف،ب) حکومت پنجاب ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر پن بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پراجیکٹ	استعداد	تاریخ تکمیل	لاگت ملین روپے	مقام پروجیکٹ
1۔ مرالہ ہایڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ	15-05-2015	3995	مرالہ، ضلع سیالکوٹ
2۔ پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ	15-03-2015	1455	کمہاری والا ضلع پاکپتن
3۔ چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ	08-02-2016	2890	چیانوالی، ضلع گوجرانوالہ
4۔ ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ	27-08-2015	2222	ضلع شیخوپورہ

پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔

مزید براں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

<u>کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبہ جات کی تفصیل</u>

پنجاب حکومت کا ذیلی ادارہ پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرتا ہے۔

اب تک اس ادارے نے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے ہیں۔

نام منصوبہ اور جگہ	پیداواری صلاحیت	تخمینہ لاگت	مدت تکمیل منصوبہ
1۔ کول پاور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور	2x55 = 110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	2017ء
2۔ کول پاور پلانٹ M3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد	2x55 = 110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	2017ء
3۔ کول پاور پلانٹ، جھنگ	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018ء
4۔ کول پاور پلانٹ، قصور	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018ء
5۔ کول پاور پلانٹ رحیم یار خان	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018ء
6۔ کول پاور پلانٹ، مظفر گڑھ	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018ء
7۔ کول پاور پلانٹ، ساہیوال	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018ء
8۔ کول پاور پلانٹ، شیخوپورہ	2x660 میگاواٹ	891 ملین امریکی ڈالر	2018ء

9۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، سیالکوٹ	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
10۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، ملتان	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
11۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، گوجرانوالہ	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
12۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، وہاڑی	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
13۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، بہاول پور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
14۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، لاہور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
15۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، فیصل آباد	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
16۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، گجرات	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
17۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، قصور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
18۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، شیخوپورہ	110 میگالواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء
19۔ چھوٹے کول پاور پلانٹ، سرگودھا	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017ء

سولر پاور پراجیکٹس کے منصوبہ جات کی تفصیل

نام پراجیکٹ	استعداد	لاگت ملین روپے	مقام پروجیکٹ	تاریخ تکمیل
قائداعظم سولر پاور پرائیویٹ	100 میگاواٹ	152 ملین ڈالر	بہاول پور	28 فروری 2015ء

علاوہ ازیں قائد اعظم سولر پارک میں 1000 میگا واٹ کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس میں سے حکومت پنجاب انرجی ڈیپارٹمنٹ کے تحت قائد اعظم سولر کمپنی 100 میگا واٹ، جبکہ باقی ماندہ 900 میگا واٹ کے لیے اشتہار اخبارات میں جاری کیا جا چکا ہے۔

(ج) I۔ ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کے لیے ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) سے قرضہ لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کا حصہ 20 فیصد جبکہ ADB کی طرف سے 80 فیصد ہے۔

II۔ کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے 110 میگا واٹ والے منصوبہ جات کو پبلک فنڈ سے مکمل کرنے کی تجویز ہے۔ تاہم 660 میگا واٹ والے منصوبہ جات کو آئی۔ پی۔ پی موڈ میں مکمل کرنے کی تجویز ہے۔

III۔ سولر پاور پراجیکٹس حکومت پنجاب اور چائنہ کے اشتراک سے مکمل کرنے کی تجویز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2014)

بروز پیر مورخہ 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ساہیوال: کول پاور پراجیکٹ کے لئے زمین سے متعلقہ تفصیلات

*5104: **میاں محمود الرشید**: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال کول پاور پراجیکٹ کے لئے کتنا رقبہ درکار ہے اور اب تک کتنا رقبہ کس قیمت پر خرید ا گیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ پراجیکٹ قابل کاشت رقبہ پر لگایا جارہا ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی زد میں کتنے درخت، باغات آئیں گے؟

(د) کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے کیا علاقہ پر ماحولیاتی اثرات کے ضمن میں کوئی سٹڈی کروائی گئی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2014ء تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2014ء)

جواب

وزیر انرجی

(الف) ساہیوال کول پاور پروجیکٹ کے لیے 1004 ایکڑ رقبہ درکار تھا۔ یہ تمام رقبہ دو ارب 38 کروڑ روپے میں خرید ا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ پروجیکٹ قابل کاشت رقبہ پر لگایا جارہا ہے تاہم اس رقبہ کا چناؤ کول پروجیکٹ کے لیے ضروری تکنیکی لوازمات:

I) واپڈا کی 500-KVA کی لائن

II) پانی کے حصول کے لیے نہر

III) ریلوے لائن

کی بنیاد پر کیا گیا۔ اس کے ثمرات ملک و قوم کے لیے اس رقبہ کی زرعی پیداوار کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوں گے۔

(ج)اس منصوبے کی زد میں ماحولیاتی اثرات کی رپورٹ کے مطابق 1222 درخت آئیں گے تاہم EPA قوانین کے تحت پراجیکٹ ڈویلپر کو کم ازکم اس تعداد کا دس گنا درخت لگانا ہوں گے۔

(د)کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے ماحولیاتی اثرات کی سٹڈی کروائی گئی ہے جس کو مجاز اتھارٹی EPA پنجاب منظور بھی کر چکا ہے۔رپورٹ سٹڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2015)

بروز جمعتہ المبارک 27 فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی خالی سیٹ و دیگر تفصیلات

*3110: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی سیٹ کب سے کیوں خالی پڑی ہے؟

(ب)اس سیٹ کا اضافی چارج کس کے پاس ہے۔اس کا عہدہ اور گریڈ کیا ہے۔اس کا نام، تعلیمی قابلیت اور تجربہ اس فیلڈ کا کتنا ہے؟

(ج)اس سیٹ کے لئے اہل Competent امیدوار کے لئے کیا تجربہ، تعلیمی قابلیت اور دیگر کیا کیا Requirement ہونا ضروری ہیں؟

(د)کیا جس کو اس سیٹ کا چارج دیا گیا ہے وہ مذکورہ تمام Requirement پوری کرتا ہے؟

(ہ)اس افسر نے جب سے اس سیٹ کا چارج لیا ہے،اس نے کس کس مقدمہ کی پیروی حکومت کی طرف سے کی ہے اور اس کو کیا مراعات اور رقم حکومت نے دی ہیں؟

(و)اگر اس کو حکومت نے سکیورٹی فراہم کی ہوئی ہے تو کتنی نیز قانون کے تحت ان کو کتنی سکیورٹی فراہم کی جاسکتی ہے،اگر قانون سے زیادہ سکیورٹی دی ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کو یہ سکیورٹی کس قاعدہ / قانون کے تحت دی گئی ہے اس کی نقل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف)ایڈووکیٹ جنرل کی اسامی 2013-07-12 سے خالی ہے حکومت موزوں امیدوار کی دستیابی پر اس اسامی کو پر کرلے گی۔

(ب)اس سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہ ہے البتہ روزمرہ کے دفتری امور نمٹانے کے لیے جناب مصطفیٰ رمدے،ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل Look after charge کی بنیاد پر کام کررہے ہیں اور وہ حکومت سے اپنی خدمات کے عوض کوئی معاوضہ نہیں لے رہے۔

(ج) ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ آئینی ہے جس کی تقرری آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق امیدوار کی اہلیت اور کوالیفکیشن وہی ہے جو ہائی کورٹ کے جج کے لیے مقرر ہے جبکہ آئین کے آرٹیکل 193 کے مطابق ہائی کورٹ کے جج کی تقرری کے لیے پاکستانی شہریت اور 45 سال کی عمر کے ساتھ امیدوار کا دس سالہ تجربہ بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہونا ضروری ہے۔

(د) اس سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہیں ہے البتہ روزمرہ کے دفتری امور نپٹانے کے لیے جناب مصطفیٰ رمدے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل look after charge کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور وہ حکومت سے اپنی خدمات کے عوض کوئی معاوضہ نہیں لے رہے۔

(ہ) ایڈووکیٹ جنرل کی سیٹ کا اضافی چارج کسی کے پاس نہ ہے البتہ جناب مصطفیٰ رمدے، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل Look after charge کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں انہوں نے look after charge کی بنیاد پر جن مقدمات کی پیروی کی ہے ان کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید وہ حکومت سے اپنی خدمات بطور ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کا بھی کوئی معاوضہ نہ لے رہے ہیں۔

(و) ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو حکومت کی جانب سے کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی جاتی البتہ ایک نائب قاصد کورٹ کی ڈیوٹی ان کے ساتھ لگائی جاتی ہے جو مقدمات کی پیروی میں ان کی مدد کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 فروری 2015)

صوبہ میں بار ایسوسی ایشن کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2466: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ قانون نے سال 09-2008 تا 13-2012 کون کون سے اضلاع اور تحصیلوں کی بار ایسوسی ایشنز کو فنڈز مہیا کئے فنڈز کی رقم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) متذکرہ فنڈز کن مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں کیا ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے؟

(ج) کتنے وکلاء کا تقرر بطور لیگل ایڈوائزر ضلع لاہور میں سال 2008 تا 2012 کیا گیا ہے تقرری کا کیا معیار تھا اور کیا کبھی یہ اسامیاں اخبارات میں مشتہر بھی کی جاتی ہیں اگر نہیں تو وجوہات سے مطلع فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) محکمہ قانون نے مذکورہ سالوں میں ضلعی اور تحصیل بار ایسوسی ایشنز کو مندرجہ ذیل ادائیگیاں کی ہیں:-

1. سال 09-2008 میں مبلغ 92.695 ملین روپے grant-in-aid دیئے گئے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2. سال 10-2009 میں 63.900 ملین روپے grant-in-aid مختلف بار ایسوسی ایشنز کو دیئے گئے، تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. سال 11-2010 میں 13 ملین روپے بطور grant-in-aid مختلف بار ایسوسی ایشنز کو دیئے گئے تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. سال 12-2011 میں 2.5 ملین روپے بطور grant-in-aid دیئے گئے اور
5. سال 13-2012 میں 5.2 ملین روپے grant-in-aid کے طور پر دیئے گئے جس کی تفصیل Annex- D & E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. اس کے علاوہ سال 2012 میں 35.636 ملین روپے مالیت کے IT Equipment پنجاب کی تمام بارز ایسوسی ایشنز کو بلا تمیز عطیہ کے طور پر دیئے گئے تاکہ ان کی IT ضروریات فوری طور پر پوری کی جا سکیں، جس کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ فنڈز حسب ضرورت بار ایسوسی ایشنز برائے خریداری کتب لائبریز، بار رومز، IT Equipment وغیرہ کے علاوہ دیگر بنیادی ضروریات اور مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ دیگر حسابات کی طرح ہر سال اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے محکمہ قانون کے مذکورہ فنڈز کا آڈٹ بھی ہوتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں بشمول ضلعی حکومت و تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن 2010 تا 2012 کے دوران 36 قانونی مشیروں کا تقرر کیا گیا ہے تفصیل Annex-G ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کی تقرری پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے مطابق کی جاتی ہے۔ تفصیل Annex-H ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی کوئی اسامی خالی ہوتی ہے اور مذکورہ بالا رول کی سب کلاز (4) کے تحت باقاعدہ سلیکشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے اور یہ کمیٹی مکمل چھان بین کے بعد موزوں امیدواروں کو سلیکٹ کرتی ہے۔ تاہم فوری ضرورت کے تحت رول نمبر 10 کے تحت عارضی تقرری بھی کی جاتی ہے باقاعدہ تقرری کے ساتھ ہی یہ تقرری ختم ہو جاتی ہے۔ یکم جنوری 2008 تا 31 دسمبر 2010 پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے رول 10 کے مطابق عارضی قانونی مشیران کی تقرریاں کی گئیں جن کی تفصیل Annex-J ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں سال 2010 سے باقاعدہ طور پر پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے رول 4 کے مطابق سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور باقاعدہ قانونی مشیران کی تقرریاں کی گئیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 جون 2014)</u>

کول پراجیکٹ کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو رقوم کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

***5827: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کول پراجیکٹ اور سولر انرجی کے کتنے منصوبہ جات کون کون علاقوں میں شروع ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنی اراضی سرکاری اور پرائیویٹ افراد سے حاصل کی گئی ہے، جگہ وائز اور منصوبہ وائز تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو ابھی تک رقومات کی ادائیگی نہیں کی گئ؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اراضی مالکان کو ان کی رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر انرجی

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ میں کوئلے اور شمسی توانائی کے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کیے ہیں:۔

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

پبلک سیکٹر کے منصوبے:

1. دو منصوبہ جات بالترتیب نزد سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور اور M-3 انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد شروع کیے ہیں، ہر منصوبہ کی پیداواری صلاحیت 2x55 میگاواٹ ہے۔
2. 04 اضلاع جن میں (i) لاہور (ii) فیصل آباد (iii) ملتان (iv) قصور شامل ہیں۔ ان میں سے ہر منصوبہ جات کی پیداواری صلاحت 150Mw ہو گی۔ ان کی فیزیبلٹی سٹڈیز ابتدائی مراحل میں ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر کے منصوبے:

1. صوبہ میں کوئلے کے مندرجہ ذیل 4 بڑے منصوبے شروع کیے گئے ہیں۔ ہر منصوبے کی پیداواری صلاحیت 2x660MW ہو گی۔ یہ منصوبہ (i) قادر آباد ضلع ساہیوال (ii) موضع سیداں والی ضلع مظفر گڑھ (iii) میر پور ضلع رحیم یار خان اور ضلع قصور میں شروع کیے گئے ہیں۔
2. 07 اضلاع جن میں (i) گوجرانوالہ (ii) سیالکوٹ (iii) گجرات (iv) شیخوپورہ (v) سرگودھا (vi) وہاڑی (vii) بہاول پور شامل ہیں ان میں سے ہر منصوبہ جات کی پیداواری صلاحیت 150MW ہو گی۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

شمسی توانائی کا ایک وسیع منصوبہ چولستان، بہاول پور میں شروع کیا ہے اس منصوبہ کی موجودہ پیداواری صلاحیت 1000 میگاواٹ ہو گی۔ اس منصوبہ کے لیے 10000 ایکڑ سرکاری اراضی مختص کی گئی تھی۔ بعد میں مزید 5000 ایکڑ سرکاری اراضی مختص کی گئی ہے جس سے اس کی پیداواری صلاحیت میں 500MW کا اضافہ ہو گا۔

پبلک سیکٹر کے منصوبے:

100MW کا منصوبہ گورنمنٹ خود قائداعظم سولر پارک چولستان بہاول پور میں مکمل کر چکی ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر کے منصوبے:

قائداعظم شمسی پارک، چولستان، بہاول پور میں 900MW کے لیے پرائیویٹ پارٹی کو دعوت دی گئی ہے جس کے لیے کام جاری ہے۔

جبکہ اسی پارک میں 250MW=50+100+100 کے منصوبوں کے لیے بھی 3 پارٹیوں سے بات چیت ہو چکی ہے جو کہ جلد ہی منصوبوں پر کام شروع کر دیں گی۔

اس کے علاوہ 50 مختلف مقامات پر سرکاری جگہوں کا انتخاب کیا گیا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کے لیے پرائیویٹ پارٹیوں کو منصوبوں کے لیے دعوت دی گئی ہے۔

(ب) اس حوالے سے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

1. سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور میں 115 ایکڑ پرائیویٹ اراضی کے حصول کے لئے سیکشن 4 زیر پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 جاری ہو چکا ہے۔ بقیہ قانونی کارروائی زیر تکمیل ہے۔
2. M-3 انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد میں کوئلے کے منصوبہ کے لئے ایک نیم سرکاری ادارہ FIEDMC سے 100 ایکڑ اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔
3. 2X660MW ساہیوال کے منصوبے کے لیے 1000 ایکڑ اراضی پرائیویٹ مالکان سے خریدی جا چکی ہے۔
4. 11 اضلاع میں کوئلے کے منصوبے کے لیے پرائیویٹ / سرکاری اراضی منتخب کی گئی ہے اور ہر منصوبے کے لیے تقریباً 100 ایکڑ اراضی منتخب کی گئی ہے۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

1. اس منصوبہ کے لیے پہلے 10000 ایکڑ زمین مختص کی گئی تھی۔ یعنی 100MW کے لیے 1000 ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے۔ مزید براں 5000 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔ ساری زمین گورنمنٹ کی اپنی ہے اور کوئی پرائیویٹ زمین نہیں لی گئی۔
2. صوبہ کے مختلف 50 مقامات پر شمسی توانائی لگانے کے چھوٹے منصوبوں کے لیے مختلف سرکاری اراضی جس کا رقبہ مختلف ہے منتخب کی گئی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) اس حوالے سے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

کول منصوبوں کی تفصیل:

1. کوئلے کا پراجیکٹ نزد سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور کے لیے پرائیویٹ اراضی کے حصول کی خاطر ابھی ابتدائی سیکشن 4 جاری ہوا ہے ضروری قانونی کارروائی مکمل ہوتے ہی مالکان اراضی کو بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر ادائیگی کر دی جائے گی۔
2. 2x660MW منصوبہ میں صرف ساہیوال کے لیے اراضی خریدی گئی ہے اور پرائیویٹ مالکان کو گورنمنٹ نے ادائیگی بھی کر دی ہے۔ باقی 2x660MW کے تین منصوبہ جات قصور، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان کے لیے

ایکٹ 1894 کے تحت سیکشن 4 کروادیا گیا ہے۔ لیکن زمین مالکان کے پاس ہے جیسے ہی خریدنے کا عمل شروع ہو گا ادائیگی بھی کردی جائے گی۔

شمسی توانائی منصوبوں کی تفصیل:

شمسی توانائی کے تمام منصوبوں کے لیے سرکاری اراضی مختص کی گئی ہے۔

(د)اس حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے:۔

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

1. حکومت پنجاب نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور کے نزدیک کوئلے کے پراجیکٹ کے لیے پرائیویٹ اراضی کے حصول کی خاطر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے ہیں۔ ضروری قانونی مراحل کی تکمیل کے ساتھ ہی بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر، مالکان اراضی کو ادائیگی کردی جائے گی۔
2. 2x660MW منصوبہ میں ساہیوال کے علاوہ باقی تین منصوبہ جات کے لیے حکومت مذکورہ اراضی مالکان کو ان کی رقم ادا کر کے ہی خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

کوئی پرائیوٹ زمین نہیں لی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2015)

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی اسامیوں کے لئے تقرری کا معیار و دیگر تفصیلات

*2467: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹیں حکومت اپنی صوابدیدی اختیار استعمال کر کے تقرری کر دیتی ہے؟

(ب) تقرری کے لئے کیا فارمولا ہے۔ عمر اور عدالت عالیہ میں پیش ہونے کی اہلیت کے علاوہ کیا محض سفارش پر تقرری کردی جاتی ہے کیونکہ اس معیار پر پورا اترنے والے وکلاء کی تعداد ہزاروں میں ہے کیا اس کیلئے صرف Pick & Choose کی پالیسی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں کو مشتہر کر کے کوئی معیار مقرر کر کے تقرری کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی تقرری محکمہ قانون کے مینول (Law Department Manual) کے رول 1.18 کے تحت کی جاتی ہے (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) حکومت ایسی تمام تقرریوں میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے کہ بہترین پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے حامل ایڈووکیٹس کا تقرر کیا جائے۔

(ب)حکومت پینل منتخب کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔چونکہ حکومت اور ایڈووکیٹ جنرل آفس کا تعلق مؤکل اور وکیل کا ہے اس لیے حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ بحیثیت مؤکل اپنے وکیل کا چناؤ کر سکے جس طرح یہ حق ایک عمومی مؤکل کو حاصل ہے تاہم یہ تقرریاں Law Department Manual کے رول 1.18 کے تحت کی جاتی ہیں۔ جس کے مطابق ضروری ہے کہ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ کے لیے امیدوار ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہو اور اس نے سپریم کورٹ / ہائی کورٹ میں کم از کم 30 کیسز conduct کیے ہوں یا پھر وہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر تعینات ہو۔جبکہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ سات سالہ تجربہ اور 20 کیسز کو conduct کرنا ضروری ہے۔

(ج)چونکہ تقرری کا معیار پہلے سے ہی Law Department Manual میں موجود ہے اور حکومت ایسی تمام تقرریاں اسی مینول کے تحت کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2014)

لاہور
مورخہ 24 فروری 2016

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

فہرست نشان زدہ سوالات و جوابات بروز جمعتہ المبارک 26 فروری 2016 بابت محکمہ قانون و پارلیمانی امور اور انرجی اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	2178
2	ڈاکٹر نوشین حامد	2308
3	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	2950
4	میاں محمود الرشید	5104
5	جناب احسن ریاض فتیانہ	3110
6	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2466۔2467
7	محترمہ فائزہ احمد ملک	5827